

## محبت الہی سے بھری ہوئی دعا

حضرت مسیح موعود کی ایک دعا

رَبِّ اِنَّكَ جَنَّتِيْ وَ رَحْمَتُكَ جُنَّتِيْ وَ اَيَاتُكَ غِذَائِيْ وَ فِعْلُكَ

(ہقیقۃ الوحی - روحانی خزائن جلد 22 ص 361)

رِدَائِيْ۔

اے میرے رب بے شک تو ہی میری بہشت ہے اور تیری رحمت میری

ڈھال ہے اور تیرے نشان میری غذا ہیں۔ اور تیرا فعل میری ردا (چادر) ہے۔

روزنامہ 1913ء سے جاری شدہ

FR-10

# الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: <http://www.alfazl.org>  
email: [editor@alfazl.org](mailto:editor@alfazl.org)

ایڈیٹر: عبدالمسیح خان

منگل 25 نومبر 2014ء 2 صفر 1436 ہجری 25 نوبت 1393 شمس جلد 64-99 نمبر 266

## بچوں کو مارنا شرک ہے

ایک مرتبہ ایک دوست نے اپنے بچے کو مارا۔ حضرت مسیح موعود نے انہیں بلا کر بڑی درد انگیز تقریر فرمائی اور فرمایا۔

”میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے۔ گویا بد مزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے۔ ایک جوش والا آدمی جب کسی بات پر سزا دیتا ہے تو اشتعال میں بڑھتے بڑھتے ایک دشمن کا رنگ اختیار کر لیتا ہے اور جرم کی حد سے سزا میں کوتاہی سے تجاوز کر جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص خود دار اور اپنے نفس کی باگ کو قابو سے نہ دینے والا اور پورا متحمل اور بردبار اور باسکون اور باوقار ہو تو اسے اللہ تعالیٰ پہنچتا ہے کہ کسی وقت مناسب پر کسی حد تک بچہ کو سزا دے یا چشم نمائی کرے۔ مگر مغلوب الغضب اور سبک سر اور طائش العقل ہرگز سزاوار نہیں کہ بچوں کی تربیت کا متکفل ہو۔ جس طرح اور جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے، کاش دعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوز دل سے دعا کرنے کو ایک حزب ٹھہرائیں۔ اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 308)

(فیصلہ جات مجلس مشاورت 2014ء)

مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

☆.....☆.....☆

## نمایاں کامیابی

مکرم انور احمد صاحب تربیلا ضلع ہری پور تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ سندس انور صاحبہ نے پشاور یونیورسٹی سے سال 2010-12ء میں ایم بی اے میں 95.75 فیصد نمبر حاصل کر کے پہلی پوزیشن اور گولڈ میڈل حاصل کیا ہے۔ مورخہ 30 اکتوبر 2014ء کو جناب سردار مہتاب خان گورنر خیبر پختونخواہ نے موصوفہ کو یہ اعزاز دیا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

قبولیت دعا کے واقعات، نشانات اور خدائی تائیدات کے بارے میں حضرت مسیح موعود کی تحریرات اور مامور کی باتوں اور نصح پر عمل کی تلقین

## خدا تعالیٰ نے میری تائید کیلئے بہت سے نشان ظاہر کئے جن کو لاکھوں انسانوں نے دیکھا اور وہ اس پر گواہ ہیں

میرے ساتھ وہی ہے جو میری مرضی کے لئے اپنی مرضی کو چھوڑتا ہے اور میری راہ پر چلتا ہے، اطاعت میں فانی ہے اور انسانیت سے باہر آ گیا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 21 نومبر 2014ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 21 نومبر 2014ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ حسب معمول ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ جمعہ میں حضرت مسیح موعود کی تحریرات پیش فرمائیں جن میں آپ نے قبولیت دعا کے واقعات بیان فرمائے، نشانات اور اللہ تعالیٰ کی تائیدات کا بھی ذکر فرمایا ہے اور نصیحت فرمائی ہے کہ خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرستادے کی باتوں کو سنو کہ اسی میں برکت ہے اور اس سلسلے کی ترقی خدا تعالیٰ کی تقدیروں میں ایک تقدیر ہے، اور اس کے ماننے میں ہی انسانیت کی بقا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ نواب علی محمد خاں صاحب رئیس لدھیانہ نے میری طرف خط لکھا کہ میرے بعض امور معاش بند ہو گئے ہیں آپ دعا کریں کہ تامل جاویں۔ فرماتے ہیں کہ میں نے دعا کی تو مجھے الہام ہوا کہ کھل جائیں گے۔ میں نے بذریعہ خط ان کو اطلاع دے دی، پھر صرف دو چار دن کے بعد وہ ذریعہ معاش کھل گئے۔ ان کا حضرت مسیح موعود پر اعتقاد اس قدر بڑھا کہ محبت اور ارادت میں فنا ہو گئے۔ پھر آپ ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ چند دن ہوئے کہ سیٹھ عبدالرحمن صاحب تاجر مدراس کی تجارت کے امور میں تفرقہ اور پریشانی واقع ہو گئی۔ انہوں نے دعا کے لئے درخواست کی تب یہ الہام ہوا کہ ”قادر ہے وہ بارگاہ ٹوٹا کام بناوے، بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے۔“ چنانچہ الہام کے مطابق ایسا ہی ہوا، پہلے کاروبار میں ترقی ہوئی اور پھر کچھ عرصہ کے بعد آہستہ آہستہ اس میں خرابی پیدا ہونا شروع ہو گئی اور کاروبار خراب ہو گیا۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے ہی الفاظ میں مسیح موعود کا دوزد چاروں میں آنے والی پیشگوئی کا تفصیل کے ساتھ ذکر فرمایا اور فرمایا کہ دوزد چاروں سے مراد دو بیماریاں تھیں جو حضرت مسیح موعود کو لاحق تھیں، ان میں سے ایک شدید درد اور دوسری ذیابیطس تھی۔ حضرت مسیح موعود کی دعا کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے بد اثرات سے محفوظ رکھا۔ پھر حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور برحق ہونے اور آپ کی سچائی پر خدائی صحیفوں میں بیان پیشگوئیاں اور نشانات کا تذکرہ فرمایا۔ مسیح موعود کے زمانے میں اونٹنی کی سواری کے بیکار ہو جانے اور نئی سواریوں کے ایجاد ہونے کے بارے میں آپ کے ارشادات بیان فرمائے۔ اور پھر حضور انور نے آپ ہی کے الفاظ میں ڈپٹی عبداللہ آتھم کے بد انجام سے متعلق پیشگوئی اور اس کی صداقت بیان فرمائی۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میں ان قرآنی برکات کو قصے کے طور پر بیان نہیں کرتا بلکہ وہ معجزات پیش کرتا ہوں کہ جو مجھ کو خود دکھائے گئے ہیں، وہ تمام معجزات ایک لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔ وہ زلزلے جو زمین پر آئے، وہ طاعون جو دنیا کو کھار رہی ہے، وہ انہی معجزات میں سے ہیں جو مجھ کو دکھائے گئے۔ یہ حوادث، یہ آفات ابھی بس نہیں بلکہ آنے والی آفات ان آفات سے بہت زیادہ ہیں اور بعض نئی وہاں بھی ہیں جو پہلے ان سے کبھی اس ملک میں ظاہر نہیں ہوئیں۔ فرماتے ہیں کہ معلوم نہیں کہ کس حصہ ملک میں یا عام ہوگا، اگر دنیا کے لوگ خدا سے ڈریں تو یہ آفات ٹل بھی سکتی ہیں کیونکہ خدا زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔ پھر لوگوں کو جہالت سے بچنے، اللہ تعالیٰ کی آواز کو سننے اور اپنی حالتوں کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق بنانے کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اس وقت دین جس چیز کا نام ہے اس میں فرق آ گیا ہے، خدا تعالیٰ کے ساتھ صدق، وفاداری، اخلاص، محبت اور خدا پر توکل کا عدم ہو گئے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ پھر نئے سرے سے ان قوتوں کو زندہ کرے۔ اسی لئے اس نے اپنے مامور کو بھیج دیا ہے اور علوم و فنون میں ترقی ہو رہی ہے۔ اتمام حجت کے لئے آسمان نشان ظاہر کر رہا ہے اور بہت سے لوگ ہیں جو ان نشانات سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے میری تائید کے لئے بہت سے نشان ظاہر کئے ہیں جن کو لاکھوں انسانوں نے دیکھا ہے اور وہ اس پر گواہ ہیں تاہم میں اپنے خدا پر کامل یقین رکھتا ہوں کہ آئندہ اس سلسلہ کو اس نے بند نہیں کیا۔ وقتاً فوقتاً وہ اپنے ارادے سے جب چاہتا ہے نشان ظاہر کرتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آج کل جو دنیا کی جماعت کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے، یہ بھی نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے درحقیقت انہوں نے ہی قبول کیا ہے جنہوں نے دقیق نظر سے مجھ کو دیکھا اور فرماست سے میری باتوں کو وزن کیا اور میرے حالات کو جانچا اور میرے کلام کو سنا اور اس میں غور کی۔ میرے ساتھ وہی ہے جو میری مرضی کے لئے اپنی مرضی کو چھوڑتا ہے اور میری راہ پر چلتا ہے اور اطاعت میں فانی ہے اور انسانیت کی جلد سے باہر آ گیا ہے۔ حضور انور نے آخر پر مکرم غلام قادر صاحب درویش قادیان کی وفات پر ان کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا نیز چند ماہ قبل وفات پانے والے دو درویشان قادیان مکرم مرزا محمد اقبال صاحب اور مکرم چوہدری منظور احمد چیچہ صاحب کا بھی ذکر خیر فرمایا۔

## خطبہ جمعہ

آئر لینڈ کے دورہ کے دوران اور بیت مریم کے افتتاح کی تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں کے احمدیت کے متعلق تاثرات اور آئر لینڈ کے ٹی وی، پریس، الیکٹرانک میڈیا میں دورہ کی وسیع پیمانے پر کوریج کا تذکرہ

میں نے دیکھا ہے کہ مخالف سے مخالف کے سامنے بھی جب احسن رنگ میں اچھے رنگ میں صحیح دینی تعلیم پیش کی جائے اور عملی نمونے سے اس کے اظہار کی کوشش بھی کی جائے تو ایک غیر معمولی اثر لوگوں پر پڑتا ہے

ہر لحاظ سے میڈیا نے، ریڈیو نے بھی ٹیلی ویژن نے بھی اخبار نے بھی کوریج دی اور پورے ملک میں یہ خبریں اچھی طرح پھیلیں اور جماعت کا اور دین حق کا تعارف ہوا۔ پس جہاں ہم بیت بناتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دین کی حقیقی تعلیم پھیلانے کے غیر معمولی سامان بھی پیدا ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی تائیدات ظاہر ہوتی ہیں اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ وہ میرے دوروں کو بھی غیر معمولی طور پر برکت بخشا ہے۔ یہ سب برکات و تائیدات اور دعوت الی اللہ اور تعارف کے جو نئے راستے ہیں اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کے مطابق ہیں جو اس نے حضرت مسیح موعود سے کیا ہے۔ ہماری تو معمولی کوشش ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی بے پایاں عنایات ہوتی ہیں جن سے ہر احمدی ایمان و ایقان میں مزید مضبوط ہوتا ہے اور ہونا چاہئے

مکرمہ ڈاکٹر روبینہ کریم صاحبہ اہلیہ محترم ڈاکٹر عبدالمنعم صاحب آف آئر لینڈ کی وفات۔ مکرمہ ڈاکٹر مبشر احمد صاحب کھوسہ ابن مکرم محمد جلال صاحب آف سیٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص کی شہادت۔ مکرمہ الحاجہ سسٹر نعیمہ لطیف صاحبہ اہلیہ مکرم الحاج جلال الدین لطیف صاحب آف زائن، یو ایس اے کی وفات۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 3۔ اکتوبر 2014ء بمطابق 3۔ اثناء 1393 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

” (دینی) تعلیم کے رُو سے دین (حق) کے حصے صرف دو ہیں۔ یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ یہ تعلیم دو بڑے مقاصد پر مشتمل ہے۔ اول ایک خدا کو جاننا جیسا کہ وہ فی الواقعہ موجود ہے۔ اور اس سے محبت کرنا اور اس کی سچی اطاعت میں اپنے وجود کو لگانا جیسا کہ شرط اطاعت و محبت ہے۔ دوسرا مقصد یہ ہے کہ اس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی میں اپنے تمام قوی کو خرچ کرنا اور بادشاہ سے لے کر ادنیٰ انسان تک جو احسان کرنے والا ہو شکرگزاری اور احسان کے ساتھ معاوضہ کرنا۔“

(تحفہ قصیر روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 281)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

” (دین) نے اپنی تعلیم کے دو حصے کئے ہیں۔ اول حقوق اللہ۔ دوم حقوق العباد۔ حق اللہ یہ ہے کہ اس کو واجب اطاعت سمجھے۔ اور حقوق العباد یہ ہے کہ خدا کی مخلوق سے ہمدردی کریں۔ یہ طریق اچھا نہیں کہ صرف مخالفت مذہب کی وجہ سے کسی کو دکھ دیں۔“

(لیکچر لدھیانہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 281)

اس طرح کے بہت سے ارشادات اور تحریرات ہمیں ہمارے فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہیں جو حضرت مسیح موعود نے اپنی کتب اور ملفوظات میں دیئے ہیں اور یہی حقوق اللہ اور حقوق العباد قائم کرنے کی تعلیم ہے جس کی دنیا کو آج ضرورت ہے اور یہی تعلیم ہے جسے ہم دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں تو دنیا حیران رہ جاتی ہے اور جب (دینی) تعلیم کی مزید تفصیل پیش کی جاتی ہے، مزید جزئیات میں جا کر بیان کیا جاتا ہے تو سننے والوں کی حیرانی اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ کیونکہ عام طور پر (-) دنیائے تو مخالفین (دین) کی طرف سے (دین) کے بارے میں یہی باتیں سنی ہیں کہ (دین) شدت پسندی اور حقوق غصب کرنے کا مذہب ہے اور وہ اپنی دلیل کو (-) گروہوں کے عملی نمونے پیش کرتے

ہوئے بیان کرتے ہیں جو بد قسمتی سے بعض (-) گروہ اور افراد دکھا رہے ہیں۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا کہ جب (دینی) تعلیم کی حقیقت قرآن کریم سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ سے اور خلفائے راشدین اور صحابہ رضوان اللہ علیہم کے نمونے کے حوالے سے پیش کی جائے تو ان پر حقیقت کھلتی ہے اور جب یہ بتایا جائے کہ اس تعلیم کے لاگو کرنے کے لئے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو بھیجا ہے اور جماعت احمدیہ اس کا پرچار بھی کرتی ہے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش بھی کرتی ہے تو دنیا کی توجہ جماعت کی طرف پیدا ہوتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ مخالف سے مخالف کے سامنے بھی جب احسن رنگ میں، اچھے رنگ میں یہ تعلیم پیش کی جائے اور عملی نمونے سے اس کے اظہار کی کوشش بھی کی جائے تو ایک غیر معمولی اثر لوگوں پر پڑتا ہے۔

بہر حال اس وقت میں اس تعلیم کی تفصیل میں جانے کی بجائے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ گزشتہ دنوں جماعت احمدیہ آئر لینڈ کی پہلی باقاعدہ (بیت) کا افتتاح تھا۔ آپ سب نے میرا خطبہ بھی وہاں سے سنا ہوگا اور پھر شام کو مہمانوں کے ساتھ، غیروں کے ساتھ ریسپشن کا جو پروگرام تھا وہ بھی لائیو نشر کیا گیا تھا وہ بھی سنا ہوگا۔ اس میں میں نے اس (دینی) تعلیم کے حوالے سے کچھ باتیں کی تھیں اور عموماً غیروں کے سامنے میں اسی حوالے سے بات کیا کرتا ہوں جس کا غیروں پر غیر معمولی اثر بھی ہوتا ہے۔ وہاں گالوے آئر لینڈ میں بھی جو ہمارے مہمان آئے ہوئے تھے ان پر بھی اثر ہوا۔ اس کے علاوہ پریس انٹرویوز اور سیاستدانوں اور پڑھے لکھے طبقے کے ساتھ بھی (دین) کی تعلیم کے حوالے سے باتیں ہوئیں۔ ان پر بھی اثر ہوا جس کا اظہار ہر ایک نے کیا۔ آئرش لوگوں کی یہ خوبی ہے کہ مثبت یا منفی اظہار کھل کر دیتے ہیں۔ بیات اگر پسند نہیں آئی تو پھر خاموش رہتے ہیں، بلاوجہ کی تعریف نہیں کرتے۔ آج میں اس دورہ کے حوالے سے کچھ باتیں، کچھ تاثرات ان لوگوں کے بیان کروں گا جس کو دیکھ کر، سن کر، پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے اور توفیق ملتی ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ

جماعت کا تعارف اور (دین) کی حقیقی تعلیم پھیلانے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔

جب میں وہاں آئرلینڈ میں پہنچا ہوں تو اگلے دن جماعت نے پارلیمنٹ ہاؤس میں سپیکر اور بعض پارلیمنٹیرین کے ساتھ ملاقات کا ایک پروگرام رکھا ہوا تھا جو بڑے اچھے ماحول میں ہوا۔ آئرلینڈ کی نیشنل پارلیمنٹ کے سپیکر سے ملاقات ہوئی۔ بڑے ملنسار اور کھلے دل کے اور انسانی ہمدردی رکھنے والے انسان ہیں۔ انصاف پسند شخصیت ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ میرا جماعت سے تعارف ہے اور آپ کی جماعت کے کاموں کو میں قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ اگرچہ یہ جماعت یہاں چھوٹی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی فعال ہے۔ اپنے حوالے سے انہوں نے افریقہ کی بعض مشکلات اور مسائل کا بتایا کہ میں روانڈا میں گیا تھا تو وہاں بھی میں نے دیکھا ہے۔ بہر حال ان سے باتیں ہوئیں اور جماعت افریقہ میں جو خدمت کر رہی ہے اس کے بارے میں ان کو میں نے بتایا کہ کس طرح ہم ہسپتال، سکول چلا رہے ہیں۔ غریب لوگوں کو پینے کا پانی مہیا کر رہے ہیں اور دوسرے رفاہی کام جو ہیں وہ کر رہے ہیں اور یہ سب کچھ بغیر کسی تفریق مذہب و ملت کے ہو رہا ہے۔ جس چیز نے ان کو حیران کیا وہ یہ تھی کہ میں نے ان کو جب بتایا کہ ہمارے سکولوں میں مذہبی تعلیم بھی دی جاتی ہے لیکن اس میں آزادی ہے کوئی زبردستی نہیں۔ ہر مذہب کے طلباء اپنے اپنے مذہب کی تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔ بائبل ناچ بھی پڑھائی جاتی ہے۔ یس کرپیکر صاحب نے بڑی حیرانی کا اظہار کیا کیونکہ عیسائی مشن کے جو سکول ہیں وہ زبردستی صرف عیسائیت کی تعلیم دیتے ہیں اور بائبل ناچ پڑھاتے ہیں۔ (-) کو بھی زبردستی پڑھنی پڑتی ہے۔ تو یہ سن کر کہ اس طرح کی آزادی ہماری طرف سے ہے ان کے لئے یہ بڑی حیرت کی بات تھی۔ پھر خود ہی دستگیر دی کے حوالے سے یہ بھی کہنے لگے کہ بعض جگہ عیسائیوں کی طرف سے بھی ظلم ہوتا ہے لیکن عیسائیت کو کوئی الزام نہیں دیتا۔ اس پر میں نے کہا یہی فرق ہے کہ (دین) سے دنیا میں تعصب کا اظہار ہو رہا ہے کہ عیسائیت کی طرف سے اگر کوئی غلطی ہو تو عیسائیت کو بدنام نہیں کیا جاتا لیکن ایک (-) اگر کوئی غلطی کرتا ہے یا ظلم کرتا ہے تو (دینی) تعلیم کو بدنام کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بہر حال خود ہی یہ ان کا خیال تھا۔ اس لئے انہوں نے بڑی ہاں میں ہاں ملائی۔ اسی طرح پھر بیس کے قریب پارلیمنٹیرین کے ساتھ بھی ملاقات ہوئی۔ وہاں ہمارے ایک ممبر آف پارلیمنٹ ایمن کین (Eamon O'Cuin) ہیں جنہوں نے میرا تعارف بھی کرایا اور اس کے بعد جماعت کے کاموں کی تعریف کی۔ پرانے جماعت کو جانتے ہیں۔ وہاں کچھ سوال بھی ہوئے جہاں میں نے ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود کی آمد اور اس کا سارا تعارف کرایا۔ باقی باتیں بھی ہوئیں۔ یہ سیاستدان سمجھتے ہیں کہ شاید جماعت احمدیہ اپنے آپ کو دوسرے (-) سے علیحدہ رکھنے کی کوشش کرتی ہے اور اگر کبھی موقع ملے بھی تو ہم بات چیت کرنے کی طرف راغب نہیں ہوتے۔ اسی طرح ایک نے سوال کیا کہ کیا کوئی ایسا موقع کبھی ہوا ہے یا اگر پیدا کیا جائے کہ غیر از جماعت (-) سے یا ان کے لیڈروں سے جو جماعت کے خلاف ہیں بیٹھ کر کسی پلیٹ فارم پر بات کی جائے تو میں نے کہا ہم تو ہمیشہ تیار ہیں اور اگر تم لوگ کوئی ایسا پلیٹ فارم مہیا کر سکتے ہو تو ہم وہاں بھی جانے کو تیار ہیں اور مجھے پتا ہے کہ وہ لوگ نہیں آئیں گے۔ گزشتہ دنوں یہاں ہی بی بی سی نے ایک پروگرام کرنا تھا۔ ہمارے ایک نوجوان جو ٹیم کے ممبر ہیں۔ ان کو انہوں نے بلایا کہ تمہارا موقف بھی سنیں گے اور دوسرے غیر از جماعت کو بھی بلایا۔ لیکن جب ان کو پتا لگا کہ احمدی وہاں آ رہا ہے تو انہوں نے آنے سے انکار کر دیا تو یہ تو ان کا حال ہے۔ کیونکہ پتا ہے کہ حقیقت ان کے پاس کچھ نہیں اور جو کچھ ہے اس کی بنیاد ہی جھوٹ پر ہے۔ پھر عورتوں کی آزادی کے حوالے سے بات ہوئی۔ ان کو سمجھایا گیا تو ان کی کافی تسلی ہوئی۔ پھر فرقہ واریت کے بارے میں بھی انہوں نے سوال کئے کہ کیوں شیعہ سنی ہیں؟ اس پر میں نے ان کو بتایا کہ جس طرح یہودی اور عیسائی فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں اسی طرح (دین) میں بھی ہیں لیکن (دین) کے ان فرقوں کی پیشگوئی تو پہلے سے ہی تھی اور یہی جماعت احمدیہ کی بنیاد کی وجہ ہے کیونکہ آنے والے نے ان سب فرقوں کو اکٹھا کرنا تھا جو کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ بہر حال ان ساری باتوں کا ان پر بڑا اچھا اثر تھا۔ اس میں

سے کچھ لوگ وہاں بھی آئے جو (بیت) میں جمعہ والے دن ریسپشن ہوئی تھی۔ تقریباً ایک سو سے زائد یہ مہمان تھے جن میں سے پانچ ممبران نیشنل پارلیمنٹ تھے۔ دو مینیجر تھے۔ سٹی کونسل کے ممبر تھے۔ چیف سپرنٹنڈنٹ گالوے پولیس تھے۔ بشپ گالوے کے نمائندے تھے۔ یہ خود بھی بشپ ہیں۔ کونسلرز، استاد، ڈاکٹر، انجینئر ز اور وکلاء وغیرہ مختلف لوگ آئے ہوئے تھے۔ بہر حال ایک اچھے ماحول میں یہ ریسپشن بھی ہوئی۔

ایک مہمان سیاستدان جان ریبٹ (John Rabbit) ہیں۔ اس فنکشن کے بعد وہ کہتے ہیں کہ ”آج کی تقریب نے مجھے up lift کر دیا ہے۔ میں خلیفہ المسیح کے خطاب سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میرا (دین) کے بارے میں نظریہ یکسر تبدیل ہو گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ میرا ایک دوست سعودی عرب میں رہتا ہے وہ مجھے (دین) کے بارے میں جو باتیں بتاتا ہے اس کے برعکس میں نے یہاں خوبصورت (دین) کو دیکھا ہے۔ آپ کی باتیں سن کے مجھے پتا لگا کہ (دین) واقعی پر امن، محبت و پیار اور ایک دوسرے کے لئے ہمدردی اور رواداری رکھنے والا مذہب ہے۔“

میں نے مختلف لوگوں کے تھوڑے تھوڑے فقرے لئے ہیں۔ ڈپٹی میئر گالوے کا ونٹی کا کافی لمبا بیان ہے۔ تھوڑا سا حصہ بیان کر رہا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ ”مختلف عقائد سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو ایک جگہ جمع ہوتے دیکھنا نہایت خوشی کی بات ہے اور اس بات کا ثبوت ہے کہ آئرلینڈ اور بالخصوص گالوے شہر (-) احمدیت کو خوش آمدید کہتا ہے۔“ تو یہ (دین) کی خوبصورت تعلیم ہے۔ مخالفین بھی، دوسرے مذہب رکھنے والے بھی خوش آمدید کہتے ہیں۔

پھر ڈپٹی سپیکر نیشنل پارلیمنٹ مائیکل پی کٹ (Michael P. Kitt) نے کہا: ”یہ بڑی خوبصورت تقریب تھی اور میرے پیغام کے بارے میں کہا کہ محبت اور امن کے بارے میں یہ خطاب میرے لئے بہت حوصلہ افزا ہے اور اس خطاب سے پتا چلتا ہے کہ محبت کے پیغام میں کتنی طاقت ہے۔“ پھر ایک مہمان جو تقریب میں آئے، کہتے ہیں کہ ”میں بہت خوش ہوں اور آپ کے محبت اور امن کے پیغام سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں اس پیغام کو اپنے دیگر احباب تک پہنچاؤں گا۔“

پھر ایک مہمان ڈرڈری میک کینا (Deirdre Mc Kenna) کہتے ہیں کہ ”مختلف بیک گراؤنڈ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو ایک جگہ متحد دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی۔ اللہ کرے کہ آج کی یہ تقریب ہمارے معاشرے میں کشادہ دلی کی روایات کا آغاز کرنے والی ثابت ہو اور آئرلینڈ کے تمام لوگ اس کا حصہ بن جائیں تاکہ ہم باہم مثبت تعلقات استوار کرتے ہوئے زندگی گزارنا سیکھیں اور آئرلینڈ میں ایک بہترین مستقبل کی بنیاد پڑے۔“

تو یہ ہے جماعت کی خوبصورت تعلیم، (دین) کی خوبصورت تعلیم جو جماعت پیش کرتی ہے اور غیروں کو بھی مجبور کرتی ہے کہ وہ اس تعلیم کو اپنانے کی طرف توجہ دیں۔

پھر ایک مہمان نے کہا کہ ”اس میں کوئی شک نہیں کہ آجکل لوگ (دین) سے بہت خوفزدہ ہیں مگر اس تقریب نے ہم سب کو مذہبی برداشت کا درس دیا ہے۔ خلیفہ نے ہمیں (دین) اور قرآن کی محبت اور امن کی تعلیمات سے آگاہ کیا جو ہم سب کے لئے بہت اطمینان بخش تھا۔ آج کی تقریب سے ہم نے بہت کچھ سیکھا ہے۔“

پھر ایک مہمان جینی مک لین (Jenny Mc Clean) میرے خطاب کے بارے میں کہتے ہیں کہ ”انہوں نے بعض بہت ہی اہم امور کا ذکر کیا اور کہتے ہیں کہ ہر شخص جو خلیفہ کا خطاب سن رہا تھا بہت متاثر دکھائی دیا اور یہ بھی اہم بات تھی کہ خلیفہ نے اپنے خطاب میں (-) دنیا میں موجود تضادات کا بھی ذکر کیا۔“ تو یہ (دین) کی حقیقی تعلیمات کا پتا لگنے کے بارے میں بہت سارے لوگوں کے کمنٹس (comments) ہیں۔

پھر ایک یہ بھی ہے کہ ”یہ خطاب حکمت سے پُر اور دل کو چھو لینے والا تھا۔“ پھر ایک مہمان خاتون تھیں، کہتی ہیں ”جو امن کا پیغام دیا ہے اور جہاد کی وضاحت کی ہے اس سے میں بہت متاثر ہوئی ہوں اور (بیت) کا نام ہی معاشرے میں ہم آہنگی کو فروغ دے رہا ہے۔ یہاں آ کر (دین) کے متعلق

مجھے ایک نئی قسم کی آگاہی ہوئی ہے۔“

پھر گالوے کاؤنٹی کے ایک کونسلر ٹام ہیلے (Tom Healy) کہتے ہیں کہ ”اللہ کرے کہ آپ کا پیغام ساری دنیا میں گونجے اور آپ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی سفیر بنیں۔“

تو اس طرح یہ عیسائی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی عزت کر رہے ہیں اور اس پیغام کو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو پہنچانے کی دعا دے رہے ہیں۔

پھر ایک خاتون مہمان جو ایجوکیشن فاؤنڈیشن ڈبلن کی ڈپٹی پرنسپل تھیں، کہتی ہیں کہ ”مجھے (بیت) کا یہ نام مریم رکھنا بڑا اچھا لگا اور اس خطاب سے مجھے پتا چلا کہ (-) میں مریم کا کیا مقام ہے اور قرآن کریم میں حضرت مریم علیہا السلام کی تعریف بیان کی گئی ہے۔ میرے نزدیک یہ بہت دلکش نکتہ ہے جو ان تمام عیسائیوں کو بتانا چاہئے جو (دین) کے خلاف بولتے ہیں۔ (دین) کے متعلق مجھے اتنا علم نہ تھا لیکن خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر اب مجھ پر (دین) کا انتہائی اچھا تاثر قائم ہو گیا۔“

ایک جرنلسٹ خاتون مسز برتھا (Mrs. Bertha) آئی ہوئی تھیں۔ کہتی ہیں کہ ”آج سے پہلے میں (دین) سے بالکل واقف نہ تھی۔ میں نے آج کا سارا دن (بیت) مریم میں گزارا ہے اور خلیفہ کا خطبہ جمعہ اور (بیت) مریم کے حوالے سے افتتاحی خطاب سنا ہے۔ میں نے یہی نتیجہ اخذ کیا ہے کہ (دین) امن کا مذہب ہے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ احمدی لوگ کس قدر خوش مزاج ہیں۔“ پس یہ نمونے ہیں جو متاثر کرتے ہیں، یہ نمونے بھی ہمیں دکھانے چاہئیں۔

پھر ایک آئرش خاتون کہتی ہیں کہ ”(دین) کے متعلق مجھے زیادہ علم نہ تھا مجھے صرف اس حد تک ہی علم تھا جو خبروں میں نظر آتا ہے یعنی خود کش دھماکے اور دہشتگردی۔ لیکن خلیفہ نے جس (دین) کا بتایا ہے وہ تو بالکل مختلف ہے وہ (دین) تو محبت اور امن کا پرکشش پیغام دیتا ہے۔“

ایک مہمان جو کونسلر بھی ہیں، کہتے ہیں کہ ”یہاں آنے سے پہلے میں سمجھتا تھا کہ سارے (-) ایک ہی طرح کے ہیں۔ بالکل ایسے جس طرح میڈیا میں نظر آتا ہے کہ (-) دہشتگردی کر رہے ہیں اور ظلم کر رہے ہیں لیکن خلیفہ کا خطاب سن کر میں بہت متاثر ہوا۔ بالخصوص امن کا پیغام اور آپ کا یہ ماٹو دیکھ کر کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں، اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ”اس میں کوئی شک نہیں کہ جماعت احمدیہ اس پر عمل بھی کرتی ہے جس کی وہ (دعوت الی اللہ) کرتے ہیں اور دنیا کو آجکل اس پیغام کی سخت ضرورت ہے۔ دنیا کو یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ (دین) میں ایک جماعت ایسی بھی ہے جو صرف اور صرف محبت کا پیغام پھیلاتی ہے۔“ پس جہاں جہاں جب ہم یہ پیغام سنتے ہیں تو خوش نہ ہو جائیں بلکہ اسی طرح ہمارا احساس ذمہ داری بڑھتا چلے جانا چاہئے۔

ایک خاتون کونسلر کہتی ہیں کہ ”میرے خیال میں جب ہم اس تقریب میں آئے ہیں تو ہر شخص کچھ نہ کچھ tense ضرور تھا لیکن جب خلیفہ نے اپنے خطاب میں اس بات کا ذکر کر دیا کہ یہاں پر موجود بعض لوگ (دین) کے متعلق خوف و خدشات رکھتے ہوں گے تو جو نبی خلیفہ نے اس بات کا اظہار کیا، ہر ایک مطمئن سا ہو گیا اور پھر بڑے آرام سے یہ خطاب سنا۔“

پھر ایک اخباری صحافی کہتے ہیں کہ ”یہ خطاب سوچنے پر مجبور کرتا ہے۔“ کہتے ہیں کہ ”تقریر میں انہوں نے (-) احمدیت کی وضاحت کی اور بتایا کہ بعض شدت پسندوں نے اسے بگاڑ دیا ہے۔ خلیفہ نے بڑے عمدہ رنگ میں (دین) کی امن، محبت اور برداشت کا مذہب ہونے کی تعلیم پیش کی اور یہ تقریر مدلل اور واضح تھی۔ یہ بھی سن کر بڑا علم حاصل ہوا۔“ کہتے ہیں ”میں گزشتہ گیارہ سال سے جماعت کو جانتا ہوں۔ جماعت اثر فیتھ پروگرامز بھی کرتی ہے، لیکن ان کا یہ خیال تھا کہ شاید وہاں رہنے والے لوگ دکھانے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ اصل تعلیم کچھ اور ہے۔ لیکن آج جب مجھے ملے اور سارا کچھ دیکھا تو جماعت کے بارے میں ان کی تسلی مزید بڑھی۔

ایک مہمان تھیں جو آئر لینڈ قومی اسمبلی کی ممبر ہیں۔ پہلے تو شکر یہ ادا کرتی ہیں کہ ”اپنے حلقے میں بہت سے احباب کو جانتی ہوں اور لوکل سطح پر یہ احمدی سارے بڑے فعال ہیں۔ ہمارے معاشرے میں بڑا کردار ادا کر رہے ہیں۔ جماعت کی خواتین کی تنظیم بھی ہمیں چیرٹی ڈیٹی ہے۔“

بہر حال یہ چیرٹی بھی تنظیم کی طرف سے، جماعت کی طرف سے بھی ان تنظیموں کو دینی چاہئے۔ اس سے بھی تعارف بڑھتا ہے اور تعارف بڑھنے سے پھر (دعوت الی اللہ) کے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔ پھر گالوے کاؤنٹی کی ایک ڈویژن کے جو پولیس چیف سپرنٹنڈنٹ تھے، وہ کہنے لگے کہ ”اس میں شامل ہونا میرے لئے اعزاز کی بات ہے اور مجھے بخوبی علم ہے کہ (-) احمدیت شدت پسندی پر یقین نہیں رکھتی۔ جو احمدی (دین) ہے جو حقیقی (دین) ہے یہ دوسرے مذہب کو برداشت کرنے کا درس دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج جماعت احمدیہ نے اس (بیت) کا نام حضرت مریم علیہا السلام کے نام پر رکھا ہے۔“ اور پھر کہتے ہیں کہ ”میں اس بات پر خوش ہوں کہ آپ نے گالوے شہر کا انتخاب کیا۔“ پھر کہتے ہیں ”جماعت احمدیہ کو میں بحیثیت پولیس افسر یہ یقین دلاتا ہوں کہ جس تعلیم کا آپ پرچار کر رہے ہیں آپ کو قسم کا تحفظ دیا جائے گا۔“

پاکستان میں یا دوسرے ممالک میں ہماری (بیوت) کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے اور یہ سب کچھ (دین) کے نام پر ہو رہا ہے۔ اور عیسائی دنیا اس بات پر فخر کر رہی ہے کہ آپ نے ہمارے شہر میں (بیت) بنانے کا انتخاب کیا ہے اور اس بات کا اظہار کر رہے ہیں کہ ہر ایک کو عبادت کا حق ہے۔ انڈونیشیا میں یا پاکستان میں یا بعض جگہوں پر پولیس کی نگرانی میں تشدد کیا جاتا ہے۔ ان ملکوں میں عیسائی دنیا میں پولیس کے افسران کہہ رہے ہیں کہ ہم آپ کو ہر طرح کا تحفظ دینے کے لئے بھرپور کوشش کریں گے۔ (دین) کے یہ جو بنیادی اخلاق تھے ان کو اصل میں ان لوگوں نے اپنا لیا اور ہماری (-) کی اکثریت بھولتی جا رہی ہے۔

پھر ایک مہمان سیاستدان ایمن صاحب جو بڑے مجھے ہوئے سیاستدان ہیں۔ 1989ء میں پہلی مرتبہ بطور مینیجر ان کا انتخاب ہوا۔ منسٹر آف سٹیٹ بھی رہ چکے ہیں۔ پھر 2002ء سے 2010ء تک منسٹر آف کمیونٹی اور Rural افیئرز بھی رہے۔ 2010ء میں منسٹر آف سوشل پروٹیکشن بنے۔ یہ کہتے ہیں کہ ”2010ء میں مجھے سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب میں بھی شمولیت کا موقع ملا اور مجھے خوشی ہو رہی ہے کہ آج یہ (-) مکمل ہوگئی اور میں افتتاح کے لئے بھی آیا ہوں، اور یہ جماعت کی محبت اور پیار کی تعلیم سے بڑے متاثر ہیں۔ کہتے ہیں کہ ”جماعت نے ہمیشہ یہ ثابت کیا ہے کہ یہ جماعت اپنے اعلیٰ مقاصد کے مطابق ہی کام کر رہی ہے۔ اس جماعت نے جس طرح بین المذاہب کانفرنسز کا انعقاد کیا اور مختلف مذاہب کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا ہے اس سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔“

(بیت) کے سائڈ سٹم کے لئے کمپنی کے مالک مسٹر فینٹن (Mr. Fintan) ایک عیسائی تھے، وہ آئے ہوئے تھے۔ دورے سے پہلے بھی کام کرتے رہے، بعد میں بھی۔ انہوں نے مجھے نمازیں پڑھاتے، جمعہ پڑھاتے بھی دیکھا تو کہتے ہیں کہ ”میں مذہباً کیتھولک ہوں اور چرچ جاتا ہوں لیکن یہاں آ کر میں نے محسوس کیا ہے کہ میری زندگی میں ایک تبدیلی آ رہی ہے۔ مجھے (بیت) آ کر ایک سکون محسوس ہو رہا ہے۔ چرچ میں تو مجھے آج تک خدا نہیں ملا لیکن جب سے یہاں میں نے خلیفۃ المسیح کو نمازیں پڑھاتے دیکھا ہے تو مجھے یہاں خدا نظر آ رہا ہے۔ مجھے یہاں خدا مل گیا ہے۔ میں نے خلیفہ کے ساتھ سجدے کئے ہیں اور دعائیں کی ہیں، اور باقاعدہ وہ ہمارے پیچھے نمازیں پڑھتے رہے۔ کہتے ہیں ”مجھے نماز تو نہیں آتی لیکن جو حرکات تم لوگ کرتے تھے وہی ساتھ ساتھ میں کرتا تھا اور سجدے میں جا کے میں نے تم لوگوں کے لئے بہت دعا کی۔“

پھر پریس کے ذریعہ بھی جو کہ (دعوت الی اللہ) کا، (دین) کا پیغام پہنچانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس کے ذریعے بھی کافی کام ہوا۔ ان کا ایک ٹی وی TG4 ہے۔ اس میں خبر نشر ہوئی۔ اس میں مجھے خطبہ دیتے ہوئے دکھایا گیا۔ یہ پورے ملک کا چینل ہے اور ایک اندازے کے مطابق تقریباً پانچ ملین لوگ اس کو دیکھتے ہیں یا کہہ لیں پوری آبادی دیکھتی ہے۔ پھر آئی وی ریڈیو چینل ہے۔ آر ٹی وی چینل تو یہاں بھی۔ کئی پر آتا ہے۔ لیکن یہ ریڈیو ہے۔ ان کے سننے والوں کی تعداد بھی ایک ملین ہے۔ انہوں نے کچھ جمعہ بھی ریکارڈ کیا تھا اور جمعہ کے بعد پھر میرا انٹرویو بھی لیا تھا جس کو انہوں نے اپنے پروگرام میں بغیر کسی ایڈٹ کرنے کے تقریباً اسی طرح دکھا بھی دیا۔ پھر آئی ون کے نمائندے

بھی پیدا ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تائیدات ظاہر ہوتی ہیں اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ وہ میرے دوروں کو بھی غیر معمولی طور پر برکت بخشتا ہے۔ یہ سب برکات و تائیدات اور (دعوت الی اللہ) اور تعارف کے جوئے راستے ہیں اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کے مطابق ہیں جو اس نے حضرت مسیح موعود سے کیا ہے۔ ہماری تو معمولی کوشش ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی بے پایاں عنایات ہوتی ہیں جن سے ہر احمدی ایمان و ایقان میں مزید مضبوط ہوتا ہے اور ہونا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ”تعب ہے کہ اللہ تعالیٰ حق کے چکانے اور ہمارے اس سلسلہ کی تائید میں اس قدر کثرت کے ساتھ زور دے رہا ہے پھر بھی ان لوگوں کی آنکھیں نہیں کھلتیں۔“ فرمایا: ”یہ بھی ایک عادت اللہ ہے کہ مکذبین کی تکذیب خدا تعالیٰ کے نشانات کو کھپتی ہے“ آپ فرماتے ہیں کہ: ”ایک مخالف نے ایک دفعہ مجھے خط لکھا کہ آپ کی مخالفت میں لوگوں نے کچھ کمی نہیں کی مگر ایک بات کا جواب ہمیں نہیں آتا کہ باوجود اس مخالفت کے آپ ہر بات میں کامیاب ہی ہوتے جاتے ہیں۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 238-239- ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یہ سوال ہمیں سمجھ نہیں آیا کہ ہم مخالفت کرتے ہیں اور کامیابی آپ کو ملتی چلی جاتی ہے۔ یہی سوال آج بھی ان لوگوں کا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی تائیدات حضرت مسیح موعود کے ساتھ ہیں اور ان کو یہ دیکھنا نہیں چاہتے۔ ان کے نام نہاد (-) نے ان کی عقل پر ایسے پردے ڈالے ہیں کہ روشنی کے بجائے اندھیروں کی تلاش میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی بار بار مشاہدہ کر رہے ہیں لیکن پھر بھی توجہ نہیں۔ یہ جو قدرتی آفات ہیں، یہ (-) کی قابل رحم حالت ہے، قتل و غارتگری ہے ان کو اس بات کی طرف نہیں لے جاتی کہ سوچیں کہ یہ ہم پر کیا ہو رہا ہے۔ کیا ہم (دینی) تعلیم پر عمل کر رہے ہیں۔ کیا اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث بن رہے ہیں۔ اپنی ان حرکات سے ہم دنیا کو (دین) کی طرف کھینچ رہے ہیں یا متنفر کر رہے ہیں۔

بہر حال اللہ کرے کہ ان نام نہاد (-) اور خود غرض لیڈروں کے چنگل سے یہ (-) نکل کر (دین) کی خوبصورت تعلیم پر عمل کرنے اور اس کو پھیلانے والے بنیں اور اس امام کو قبول کریں جس کو اللہ تعالیٰ نے اس مقصد کے لئے بھیجا ہے۔ ہمارے تو یہ (قربان) بھی کرتے ہیں۔ ایک (قربان) ہوتا ہے لیکن اس کے نتیجے میں کیا ان کو سکون ملتا ہے، ان کے روزانہ نہیں تو کم از کم ہفتے میں سینکڑوں مر رہے ہیں۔ پاکستان میں ہی آپ دیکھ لیں۔ فساد ہے۔ ہر طرف بے چینی ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے کہ ہم بھی اپنے فرائض کو پورے طور پر احسن رنگ میں ادا کرنے والے ہوں۔

آج بھی میں ایک شہید کا جنازہ پڑھاؤں گا جن کو میر پور خاص میں شہید کیا گیا اور دو اور جنازے بھی ہیں۔

پہلے تو ایک جنازہ حاضر ڈاکٹر روبینہ کریم صاحبہ کا ہے۔ اس کے ساتھ ہی سارے جنازے ہوں گے۔ یہ ڈاکٹر عبدالمنعم صاحب (آر لینڈ) کی اہلیہ تھیں۔ یہ 27 ستمبر کو بقضائے الہی وفات پا گئیں۔ مکرم محمد کریم قریشی صاحب راولپنڈی کی بیٹی تھیں اور حضرت حافظ محمد امین صاحب (رفیق) حضرت مسیح موعود کی پوتی تھیں۔ یہ بیاہ کر 2000ء میں آر لینڈ آئیں۔ یہاں آر لینڈ میں لمبا عرصہ آپ کو بجنہ کی جنرل سیکرٹری اور سیکرٹری مال کی خدمت کی توفیق ملی۔ اسی طرح 2009ء سے اپنی وفات تک ایسٹ ریجن کی نائب صدر بجنہ مقامی کے فرائض بھی جانفشانی سے انجام دیتی رہیں۔ یہاں (بیت) یا سینٹر بھی نہیں تھا تو کئی سال تک جمعہ کا انتظام ان کے گھر میں ہوتا رہا۔ مہمانوں کی تواضع انتہائی خوش اخلاقی سے کیا کرتی تھیں۔ نمازوں کی پابند، دعا گو، ملنسار، خوش مزاج، مہمان نواز، غریب پرور، خدمت خلق کے جذبے سے سرشار، ہر ایک سے حسن اخلاق اور حسن سلوک کرنے والیں صابرہ شاکرہ تھیں۔ چندہ میں باقاعدگی، مالی قربانیوں میں پیش پیش، بڑی مخلص اور نیک تھیں۔ کچھ عرصہ سے علیل چلی آ رہی تھیں۔ کینسر کی ان کو تکلیف تھی لیکن بڑے صبر اور حوصلے سے انہوں نے بیماری کے دن گزارے ہیں۔ کبھی کوئی ناشکری کا کلمہ زبان پر نہیں آنے دیا۔ بڑی ہمت کر کے مجھے بھی ملنے آئی

جنہوں نے انٹرویو لیا تھا۔ (دین) کے بارے میں سوال کیا کہ آپ کا نعرہ تو محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں ہے اور جو کچھ (-) دنیا میں ہو رہا ہے یہ آپ کو فکر مند یا پریشان نہیں کرتا؟ اس پر میں نے ان کو یہی کہا تھا کہ (دین) تو یہ سکھاتا ہے کہ کسی کا حق نہ مارو، کسی کی حق تلفی نہ کرو، کسی پر زیادتی نہ کرو اور ہم تو (دین) کی حقیقی تعلیم پر عمل پیرا ہیں اور اسی بنیاد پر، اسی تعلیم پر ہمارا یہ ماٹو ہے۔ ہمیں (دین) نے یہ سکھایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں اور جو اللہ ہے وہ رب العالمین ہے۔ تمام جہانوں کا رب ہے۔ سب کو پالنے والا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ رحمت للعالمین ہیں۔ جب ایک رب ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے اور ایک نبی ہے جو تمام جہانوں کے لئے رحمت ہے تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ (دین) کی تعلیم میں کہیں بھی کسی کا حق مارنے اور ظلم کرنے کا ذکر ہو۔ پس یہ سب جھوٹ ہے اور (دین) کی تعلیم کی بنیاد یہی یہ ہے۔ بہر حال اس پر وہ کافی متاثر ہوئے۔ انہوں نے اس کو ریڈیو پر بھی دیا۔

پھر اور زیادتیوں کے بارے میں، طالبان وغیرہ کے بارے میں، ISIS کے بارے میں سوال کرتے رہے۔ میں نے یہی بتایا کہ سب غلط ہے۔ پھر انہوں نے پوچھا کہ دنیا کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں تو میں نے یہی بتایا کہ دنیا جس تیزی سے فسادات میں ملوث ہو رہی ہے اس میں صرف (-) ممالک کا سوال نہیں ہے بلکہ اس میں یورپ کے ممالک بھی شامل ہیں اور اب یہ لپیٹ بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اگر صبر اور تحمل کا مظاہرہ نہ کیا، اگر امن کے قیام کی کوششیں صحیح طرح نہ کی گئیں تو ایک بہت بڑی تباہی آئے گی جس کو قابو کرنا مشکل ہو جائے گا اور یہ تباہی تیسری جنگ عظیم ہے۔ اس کا بھی انہوں نے اپنی خبروں میں ذکر کیا۔

اسی طرح انہوں نے ہمارے آر لینڈ جماعت کے صدر اور (مرہی) انچارج کا انٹرویو بھی لیا۔ پھر گالوے ایف ایم ریڈیو ہے اس نے بھی نشر کیا۔ ان کی سننے والوں کی تعداد بھی ایک لاکھ پینتیس ہزار ہے۔

پھر آر لینڈ کا نیشنل اخبار آئرش ٹائمز ہے۔ اس نے بھی 29 ستمبر کو خبر دی اور تقریباً پونے صفحے کی خبر تھی اور (بیت) کی بڑی تصویروں کے ساتھ اور میری تصویر کے ساتھ دی۔ انٹرویو بھی اس نے آ کے لیا تھا۔ انٹرویو کے حوالے سے کچھ quote بھی اس نے بیان کئے۔ اس اخبار کے قارئین جو ہیں ایک لاکھ کا سی ہزار ہیں اور انٹرنیٹ پر تقریباً چار لاکھ چوراسی ہزار سے زائد لوگ اس کو وزٹ کرتے ہیں، پڑھتے ہیں۔ بہر حال انہوں نے جب انٹرویو لیا کہ کیا فرق ہے؟ کیوں احمدیت قائم ہوئی اور آپ میں اور (-) میں فرق کیا ہے؟ تو اس کو میں نے بتایا کہ جو فرق ہے یہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ہے کہ ایسا زمانہ آئے گا اور اس زمانے میں پھر مسیح موعود کا ظہور ہوگا.....

(الجامع لشعب الایمان جزء 3 صفحہ 317-318 فصل قال وینبغی لطالب العلم ان یکون تعلمہ.....)

حدیث نمبر 1763 مکتبۃ الرشید ناشرون 2004ء)

اور حدیث کی رو سے یہ ساری تعلیم جو ہے ان کو بیان کی۔ پھر یہ بھی میں نے بتایا کہ صرف یہ باتیں نہیں ہیں کہ خلافت کسی کے کہنے سے قائم ہو جائے یا ریفارمر آ گیا اور اس نے دعویٰ کر دیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے نشانات بتائے تھے جس میں سے آسمانی نشانوں میں سے ایک نشان چاند اور سورج کا گرہن بھی تھا۔

(سنن الدارقطنی جزء 2 صفحہ 51 کتاب العیدین باب صفة صلاة الخسوف و الکسوف و هیئتہما)

حدیث 1777 دار الکتب العلمیۃ بیروت 2003ء)

تو یہ ساری باتیں ان کو بتائیں جو انہوں نے نوٹ بھی کی تھیں۔ کچھ کا شاید ذکر بھی کیا ہے۔ اسی طرح (بیوت) کی آزادی اور تحفظ کے حوالے سے بھی کافی باتیں ہوتی رہیں۔ بہر حال مجموعی طور پر میڈیا نے تقریباً ہر لحاظ سے ریڈیو نے بھی، ٹیلی ویژن نے بھی، اخبار نے بھی کوریج دی اور پورے ملک میں یہ خبریں اچھی طرح پھیلیں اور جماعت کا اور اس (دین) کا تعارف ہوا۔ پس جہاں ہم (بیت) بناتے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے (دین) کی حقیقی تعلیم پھیلانے کے غیر معمولی سامان

کی عمر تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور سیکرٹری مال کہتے ہیں اور سیکرٹری وصایا نے بھی بتایا کہ ڈاکٹر صاحب چندہ کی ادائیگی میں ہمیشہ فعال تھے۔ ہمیشہ اپنے بجٹ سے زیادہ اور بروقت چندہ وصیت ادا کیا کرتے تھے۔ اعلیٰ تعلیم بچوں کو دلوانے کا شوق تھا۔ ان کی دو بیٹیاں اس وقت میڈیکل کالج میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ دو بیٹے بھی زیر تعلیم ہیں۔ درود شریف کی، دعاؤں کی میں نے بات کی۔ ان کو پان کھانے کی عادت تھی تو انہوں نے پان کھانے کی عادت اس لئے ترک کر دی کہ جب ہر وقت، درود شریف پڑھنا ہو، زیادہ ورد کرنا ہو تو پان جو ہے اس میں روک بنتا ہے۔ ان کے چھوٹے بھائی محمد بلال نے شہادت سے چند روز قبل ایک خواب میں دیکھا کہ ان کے بھائی ایک چھت پر مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صاحب صدیقی شہید کے ساتھ ایک طرف کونے میں کھڑے ہیں اور باقی لوگ دوسری طرف کھڑے ہیں۔ اسی طرح ڈاکٹر صاحب شہید کی والدہ نے خواب میں دیکھا کہ تمام بہن بھائیوں میں یہ اونچے مقام پر کھڑے ہیں۔ شہید مرحوم کے لواحقین میں والد مکرم جلال احمد صاحب اور والدہ مریم صدیقہ صاحبہ کے علاوہ اہلیہ محمودہ بیگم، دو بیٹیاں عزیزہ مدیحہ بلوچ جو اسد اللہ رند صاحبہ مرثیہ سلسلہ کراچی کی اہلیہ ہیں۔ یہ کراچی میں میڈیکل کی تعلیم بھی حاصل کر رہی ہیں۔ اور عزیزہ ناچیہ نگار، اکیس سال، یہ بھی حیدرآباد میڈیکل کالج میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ دو بیٹے ہیں۔ اٹھارہ سال کا ایک بیٹا ہے ایف ایس سی کی ہے اور اب آگے مزید انٹری ٹیسٹ کی تیاری کر رہا ہے۔ ایک بیٹا چندہ سال کی عمر کا ہے۔ اللہ تعالیٰ شہید مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کو، بیوی کو، والدین کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور بچوں کا حامی و ناصر ہو اور جو خواہشات یہ اپنے بچوں کے بارے میں رکھتے تھے اللہ تعالیٰ ان کو پورا فرمائے۔

مبشر صاحب شہید کے بارے میں عطاء الوحید باجوہ صاحب جو جامعہ ربوہ میں پڑھاتے ہیں کہتے ہیں کہ میرا تعلق بھی میر پور خاص سے ہے۔ وہاں ہمارا گھر مکرم ڈاکٹر صاحب کے گھر کے قریب ہی ہے۔ اس وجہ سے ڈاکٹر صاحب کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ بہت خوش مزاج شخصیت کے مالک تھے۔ ہر ایک سے مسکرا کر بات کرتے۔ کسی مجلس میں بیٹھے ہوتے تو فوراً اس کا حصہ بن جاتے اور اپنے دلچسپ انداز گفتگو سے محفل کو کشت زعفران بنا دیتے۔ تمام واقفین زندگی اور خاص طور پر مرثیہ سلسلہ کا بہت احترام کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ موسم گرما میں جب بھی میں میر پور خاص جاتا تو (بیت) میں آپ سے ملاقات ہوتی اور بحیثیت واقف زندگی بڑی عاجزی اور انکساری سے ملتے حالانکہ عمر میں میرے سے بڑے تھے لیکن مرثیہ ہونے کی وجہ سے اتنا احترام کرتے کہ مجھے اس پر شرمندگی محسوس ہوتی۔ چہرے پر غصہ، تنگ نظری کے آثار کبھی نہیں دیکھے۔ ہمیشہ مسکراتے اور بارونق چہرے کے ساتھ ملتے۔ علاقے کے لوگ بھی حیران ہیں کہ کس وجہ سے شہید کیا گیا ہے؟ ایک ہمدرد انسان تھے۔ خدمت انسانیت کا جذبہ آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ لوگوں کی طرف سے اس بات کا برملا اظہار آپ کی شہادت کے موقع پر بھی ہوا۔ کہتے ہیں کہ اللہ کے فضل سے بچوں میں بڑا حوصلہ ہے۔ میں نے بیٹے سے افسوس کیا۔ میرا خیال تھا کہ مجھے اچھی طرح جانتا ہے تو شاید جذباتی نہ ہو جائے لیکن بالکل نہیں رویا، کوئی جذباتی نہیں ہوا اور مجھے کہنے لگا کہ مرثیہ صاحب! میر پور خاص کی دو شہادتیں ہو گئیں۔

سابق صدر لجنہ بیان کرتی ہیں کہ شہادت کے موقع پر غیر از جماعت بھی افسوس کے لئے آئے۔ دو غیر از جماعت عورتیں تعزیت کے لئے آئیں۔ ان کا تعلق اس علاقے سے تھا جہاں ان کا کلینک تھا۔ کہتی ہیں ہم بھی ڈاکٹر صاحب سے دوائی لیا کرتی تھیں۔ کہتی ہیں ایک دفعہ ایک غریب عورت ڈاکٹر صاحب کے پاس دوائی لینے کے لئے آئی۔ آپ نے اسے دوائی دی اور کچھ پرہیز بتایا۔ اس پر اس عورت نے بادل نخواستہ کہا۔ اچھا۔ اس کے انداز سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ ایسا نہیں کرے گی کیونکہ وہ غریب تھی بچاری تو مبشر صاحب شہید فوراً سمجھ گئے۔ اور اسے فیس بھی واپس کر دی اور کچھ رقم بھی دی اور کہا کہ لو ان پیسوں سے تم نے یہ چیزیں لینی ہیں۔ علاج مکمل کرنا خوراک کا خیال رکھنا۔ ان عورتوں نے کہا کہ آپ لوگ جو انسانیت کی خدمت کرتے ہیں تو یہ غیر از جماعت، یہ احمدیوں کے

تھیں۔ ان کے چھوٹے بچے ہیں۔ فکر تھی تو صرف یہ کہ میرے یہ بچے اس ماحول میں کہیں خراب نہ ہو جائیں۔ ان کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور ان بچوں کو ہمیشہ اپنی حفاظت میں رکھے۔ (بیت) کے افتتاح میں بیماری کی وجہ سے تو نہیں جا سکیں اور ہفتے کو اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا خواوند کے علاوہ ان کے دو بیٹے ہیں اور دونوں بچے وقف ہو ہیں۔ جس شہید کا میں نے ذکر کیا ہے یہ مکرم مبشر احمد صاحب کھوسہ ابن مکرم محمد جلال صاحب آف سیٹلائٹ ٹاؤن میر پور خاص ہیں جن کو 22 ستمبر کو ساڑھے سات بجے رات ان کے کلینک میں جہاں یہ ہو میو پیٹھک کی بھی اور ڈسپنری کی بھی پریکٹس کرتے تھے ان کو نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔

تفصیلات کے مطابق ڈاکٹر مبشر صاحب مالہی کالونی میر پور خاص ساگھڑ بانی پاس رنگ روڈ پر واقع اپنی کلینک پر معمول کے مطابق مریض چیک کر رہے تھے۔ خواتین کی طرف سے چیک کر کے مرد حضرات کی طرف آئے اور ابھی کرسی پر نہیں بیٹھے تھے کہ دو نامعلوم افراد موٹر سائیکل پر آئے اور ان میں سے ایک شخص نے کلینک میں داخل ہو کر مکرم مبشر احمد صاحب پر فائرنگ کر دی۔ فائرنگ کے نتیجے میں پانچ چھ گولیاں شہید مرحوم کے سر اور سینے میں لگیں جس سے موقع پر ہی ان کی وفات ہو گئی۔ ڈاکٹر صاحب کے خاندان کا تعلق ڈیرہ غازی خان سے تھا۔ 1954ء میں ان کے والد مکرم محمد جلال صاحب نورنگ ضلع عمرکوٹ سندھ شفٹ ہو گئے تھے۔ مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے والد مکرم محمد جلال صاحب کے ذریعے 1954ء میں ہوا تھا۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ ڈاکٹر صاحب شہید کے والد جب احمدی ہوئے تو گھر والوں نے انہیں گھر سے نکال دیا جس پر ان کو مکرم غلام رسول صاحب آف محمد آباد نے پناہ دی اور اپنی بیٹی محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ کے ساتھ شادی کر دی کہ مخنتی اور مخلص انسان ہے۔ شادی کے بعد محمد جلال صاحب کنری چلے گئے۔ وہاں انہوں نے آٹا چکی کا کام شروع کیا۔ 1974ء میں مخالفین نے ان کی آٹا چکی کو آگ لگا دی۔ گھر کا سامان لوٹ لیا۔ گھر پر پتھراؤ کیا۔ بہر حال شہید کے والد نے بھی سختیاں دیکھیں۔

یہ شہید 1967ء میں کنری میں پیدا ہوئے تھے۔ میٹرک تک تعلیم محمد آباد ضلع عمرکوٹ میں حاصل کی۔ وہاں جماعت کی زمینیں ہیں۔ اس کے بعد یہ کراچی اپنی نانی کے پاس چلے گئے۔ ایف۔ اے پاس کیا۔ پھر ڈی ایچ ایم ایس کا کورس کیا۔ ڈسپنری کا کورس کیا اور شادی کے بعد پھر 1995ء میں بچوں کی تعلیم کی خاطر میر پور خاص شفٹ ہو گئے۔ کچھ عرصے کے بعد وہاں کلینک کا آغاز کیا۔ اللہ تعالیٰ نے شہید مرحوم کے ہاتھ میں بہت شفا رکھی تھی۔ علاقہ کے وڈیروں اور بعض افراد کے فیملی ڈاکٹر کے طور پر تھے۔ ہو میو پیٹھک علاج بھی کرتے تھے۔ تمام لوگوں کو ان کے احمدی ہونے کا علم تھا مگر کبھی کسی نے مخالفت نہیں کی حتیٰ کہ کلینک کے ساتھ غیر از جماعت کی مسجد ہے۔ وہاں کے امام مسجد نے بھی کبھی جماعت کی مخالفت کی کوئی بات نہیں کی بلکہ ڈاکٹر صاحب سے ان کا اچھا سلوک تھا تو وہاں بعض مولوی صاحبان بھی ایسے ہیں جن میں اللہ کے فضل سے شرافت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو مزید ہدایت دے۔ شہید مرحوم شہادت کے وقت سیکرٹری تربیت نومبائین کے طور پر خدمت کی توفیق پارہے تھے۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر صاحب کو کوئی تنظیمی اور جماعتی عہدوں پر خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب شہید کی امارت کے دور میں ضلعی عاملہ کے ممبر رہے۔ جو بھی نومبائین آتے ان کے کھانے کا انتظام کرتے۔ ان کے پاس کرایہ نہ ہوتا تو اپنی جیب سے کرایہ بھی دیتے۔ خدمت خلق کا بڑا شوق تھا۔ کشمیر کا زلزلہ آیا تو میڈیکل ٹیم کے ساتھ وہاں گئے۔ 22 دن تک خدمت کا موقع ملا۔ بہر حال قربانی کے میدان میں صف اول میں سے تھے۔ مہمان نواز تھے۔ اپنے ساتھیوں اور جماعتی عہدیداران کی دعوت کا اہتمام کرتے تھے۔ انتہائی سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ خلافت سے انتہائی محبت، عشق کا تعلق تھا۔ اطاعت کا غیر معمولی جذبہ رکھتے تھے۔ باجماعت نمازی تھے۔ نفل پڑھنے والے تھے۔ درود پڑھنے والے تھے۔ ہمیشہ نرم لہجے میں بات کرتے۔ ہمیشہ درگزر سے کام لیتے۔ اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے اور بڑے باوقار اور بارعب شخصیت کے مالک تھے۔ سینتالیس سال

مخالفین، آپ لوگوں کو ہی چُن چُن کر مارتے ہیں۔

رکھنے والی تھیں۔ یہاں بھی جلسوں پہ آئی ہیں۔ کئی دفعہ مجھے ملتی رہیں۔ بڑا اخلاص اور وفا کا ان کا تعلق تھا۔ نیشنل سیکرٹری وقف جدید، صدر لجنہ نارتھ جرسی جماعت اور یو ایس کی نیشنل رشتہ ناطہ ٹیم کی ممبر کے طور پر ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ ان کے پسپانگان میں خاندان کرم جلال الدین لطیف صاحب کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی ہیں۔ تمام بچے سلسلہ کے کاموں میں حصہ لینے والے اور جماعتی عہدوں پر فائز ہیں۔ پورا خاندان ہی اللہ کے فضل سے انتہائی وفا کا تعلق رکھنے والا ہے۔ جلال صاحب خود بھی، بچے بھی خدمت کرنے والے ہیں۔ ان کی بیٹی تو میرے خیال میں سب سے زیادہ اخلاص و وفا میں بڑھی ہوئی ہے۔ ہر سال یہاں جلسے پہ آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ان سے پیار اور مغفرت کا سلوک فرمائے۔ ان کے خاندان اور بچوں کو بھی حوصلہ دے اور صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیشہ ان کی مشکلات دُور فرمائے۔

ایک جنازہ کیونکہ حاضر بھی ہے اس لئے نماز جمعہ کے بعد میں باہر جا کے نماز جنازہ پڑھاؤں گا۔ احباب یہیں (بیت) میں ہی صفیں درست کر کے نماز پڑھیں۔

بہر حال ان کا خیال ہے کہ یہ ظالمانہ اور درندگی سے بھری ہوئی حرکات سے وہ ہمارے ایمان کو کچھ کمزور کر لیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے بعد کئی خط مجھے آئے ہیں کہ ہم اپنے ایمان پر قائم ہیں اور کوئی فکر کی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ ایک شہید کے بدلے ہزاروں احمدی عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک ہے۔ بہر حال ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ پاکستان میں احمدیوں کو ہر لحاظ سے اپنی حفاظت میں رکھے۔ ان کے بھائی بھی لکھتے ہیں کہ بڑے حکمت سے سارے خاندان کے کام سلجھانے والے تھے۔ اور تمام خاندان والے ان سے مشورہ لیا کرتے تھے۔ اپنے بہن بھائیوں کا خیال رکھنا ان کی تعلیم کا خیال رکھنا۔ ایک بہن کے کچھ مالی مسائل تھے۔ ان کے خاندان کو کسی وجہ سے جیل جانا پڑ گیا۔ بچوں کا بڑا خیال رکھا۔ نو مہینوں کی خدمت میں ہر وقت مصروف رہنے والے تھے۔

تیسرا جنازہ جو ہے الحاجہ سسٹر نعیمہ لطیف صاحبہ کا ہے۔ یہ مکرم الحاج جلال الدین لطیف صاحب صدر جماعت زائن اور نائب صدر انصار اللہ یو ایس اے کی اہلیہ تھیں۔ کچھ عرصہ سے کافی زیادہ بیمار تھیں۔ 23 ستمبر 2014ء کو نماز ظہر کی تیاری کر رہی تھیں تو اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملیں (-)۔

سسٹر نعیمہ لطیف 21 مئی 1939ء کو ایک عیسائی گھرانے میں پیدا ہوئیں۔ آپ نے ویسٹ اور جینیوا یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر کے امریکن آرمی کے شعبہ میڈیکل میں رضا کارانہ طور پر کام شروع کیا۔ جنگ کے دوران زخمی ہونے والے فوجیوں کی دیکھ بھال کا کام کیا۔ معاشرے میں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے والی، قانون کی پاسداری اور امن پسند خاتون تھیں۔ 1974ء میں احمدیت قبول کی اور خود مطالعہ کر کے بڑی تیزی سے ایمان و اخلاص میں ترقی کی۔ یہاں تک کہ یو کے کے جلسہ سالانہ 2000ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے ملاقات ہوئی تو حضور نے ان کو فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے جیسے آپ پیدا انہی احمدی ہیں۔ سسٹر نعیمہ نے اپنی زندگی میں کبھی نماز جمعہ نہیں چھوڑی۔ جماعتی پروگراموں میں باقاعدگی سے شامل ہونے والی تھیں۔ رمضان کے روزے کبھی نہیں چھوڑے۔ اس کے علاوہ سنت نبوی پر عمل کرتے ہوئے باقاعدگی سے ہفتہ وار نفل روزے بھی رکھتی تھیں۔ اعتکاف میں بیٹھنے کا بھی انہیں موقع ملتا رہا۔ خدمت خلق کے کاموں میں پیش پیش تھیں۔ ضعیف کمزور لوگوں کو جو خود (بیت) نہیں پہنچ سکتے تھے۔ انہیں باقاعدگی سے سواری مہیا کرتیں۔ 2002ء میں اپنے خاندان اور جماعت امریکہ کے بڑے وفد کے ساتھ حج بیت اللہ کی سعادت پائی۔ اپنے بچوں کو جمعہ کی نماز میں شامل کرنے کے لئے سکول سے چھٹی کرواتی تھیں۔ اپنے گھر میں فجر کی نماز کے بعد سارے خاندان کو تلاوت قرآن پاک کی عادت ڈالی۔ مغرب کی نماز جو گھر میں باجماعت ادا ہوتی تو ان کے بچوں کے ساتھ محلے کے بچے بھی شامل ہو جایا کرتے تھے۔ مالی قربانی میں پیش پیش رہتیں۔ جب بھی کوئی زیور آپ کے میاں کی طرف سے تحفہ ملتا تو (بیوت) کے لئے چندے میں دے دیتیں۔ عمر کے آخری حصے میں اپنے خاندان کو کہا کہ آپ نے جو تحفہ دینا ہوتا ہے وہ میں (بیت) فنڈ میں دے دیتی ہوں۔ بہتر یہ ہے کہ آپ تحائف خریدنے کے بجائے براہ راست میری طرف سے یہ رقم (-) فنڈ میں دے دیا کریں۔ اخلاص سے بھری ہوئی ایسی خواتین بھی اللہ تعالیٰ نے جماعت کو عطا فرمائی ہیں۔ بہت منکسر المزاج تھیں۔ غیبت سے آپ کو سخت نفرت تھی۔ آپ کی موجودگی میں اگر کوئی عورت کسی دوسری عورت کے متعلق منہی رنگ میں بات کرتی تو بلا تردد کہہ دیا کرتی تھیں کہ میں کسی کا گوشت کھانا نہیں چاہتی۔ چنانچہ کسی کو آپ کے سامنے غیبت کرنے کی جرأت نہ تھی۔ کاش کہ یہ عادت نہ صرف عورتوں میں بلکہ مردوں میں بھی پیدا ہو جائے تو بہت قسم کے جھگڑے جو ہیں فساد جو ہیں رنجشیں جو ہیں وہ ہماری جماعت میں سے دور ہو جایا کریں۔

خلافت اور خلیفہ وقت سے عشق کی حد تک پیارتھا اور خلیفہ وقت کی اطاعت کو اولین ترجیح دیتیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے امریکہ کے دورے کے دوران ایک یونیورسٹی میں پردے کی اہمیت پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا خطاب سن کر اسی وقت حجاب لے لیا اور اس زمانہ میں اپنے علاقہ میں واحد خاتون تھیں جو (دینی) پردے میں نظر آتی تھیں۔ دعا کے لئے باقاعدہ لکھا کرتی تھیں۔ بڑا تعلق

## اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

### نکاح

مکرم انور ندیم علوی صاحب ایڈووکیٹ دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی محترمہ ڈاکٹر قانیہ علوی صاحبہ رجسٹرار (PEADS) فضل عمر ہسپتال کے نکاح کا اعلان مکرم ڈاکٹر عدیل احمد شاہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کینیا ابن مکرم نعیم احمد شاہ صاحب نائب امیر دوم کینیا کے ساتھ 7 ہزار 500 یو ایس ڈالر حق مہر پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے 13 نومبر 2014ء کو گوندل نیکیوہٹ ہال میں کیا۔ دلہا مکرم ڈاکٹر ولایت شاہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ جبکہ دلہن کے دادا مکرم چوہدری غلام نبی علوی صاحب نے اپنے خاندان میں سب سے پہلے احمدیت قبول کی اور پھر سارے خاندان کو احمدیت میں شامل کرنے کی کامیاب کوشش کی۔ احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

### درخواست دعا

مکرم محمود احمد صاحب کارکن دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔  
خاکسار کا بیٹا عزیزم عبدالواحد گزشتہ ایک ہفتہ سے بخار اور تھکی کی وجہ سے بیمار ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب سے بیٹے کی کامل صحت، شفا یابی اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے درخواست دعا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

### ولادت

مکرم ظفر احمد ظفر صاحب انچارج دفتر منصوبہ بندی کمیٹی برائے دعوت الی اللہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے بیٹے مکرم فاتح احمد صاحب کو مورخہ 11 نومبر 2014ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام طالع احمد عطا فرمایا ہے۔ جو مکرم نواب دین صاحب آف تہال ضلع گجرات کی نسل سے اور مکرم صابر حسین صاحب آف تہال ضلع گجرات کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، خادم دین، خاندان و جماعت کا نام روشن کرنے والا اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

### کامیابی

مکرم مبارکہ حفیظ صاحبہ سیکرٹری تحریک جدید دارالنصر نمبر 13 اقبال ربوہ تحریر کرتی ہیں۔  
اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے بیٹے مکرم منصور احمد صاحب ابن مکرم حفیظ احمد طاہر صاحب نے IEEE کے تحت FAST یونیورسٹی اسلام آباد میں منعقد ہونے والے IEEE Week 2014 میں Application Development کے مقابلہ میں اول انعام حاصل کیا ہے۔ اس مقابلہ میں پاکستان بھر سے 45 یونیورسٹیوں کے طلباء نے شرکت کی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کو صحت و تندرستی کے ساتھ دین و دنیا میں مزید اعلیٰ کامیابیاں عطا فرمائے۔ آمین

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

## درخواست دعا

مکرم محمد شعیب طاہر صاحب مربی سلسلہ دفتر منصوبہ بندی کمیٹی برائے دعوت الی اللہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ مکرمہ فرحت نسیم صاحبہ اہلیہ محترم ماسٹر محمد ابراہیم سارچری صاحبہ بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ دعا جلد سے نوازے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم سفیر احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ خانپور ضلع رحیم یار خان تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر ظفر اقبال شاہد صاحب سابق امیر ضلع رحیم یار خان کی اہلیہ کافی عرصہ سے پھیپھائیس کے مرض میں مبتلا ہیں۔ علاج جاری ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ دعا جلد عطا فرمائے۔ آمین

## روزنامہ الفضل کے

## خریداران توجہ فرمائیں

روزنامہ الفضل خریداران کو باقاعدگی سے بھجوا جا رہا ہے۔ قارئین اطلاع دیں کہ کیا آپ کو باقاعدگی سے الفضل مل رہا ہے۔ اگر نہیں مل رہا تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں جس پر آپ کو الفضل مل سکے۔

الفضل کی خریداری چٹ پر چندہ کی میعاد درج ہوتی ہے۔ آپ اس چٹ کو ملاحظہ فرمائیں اور اپنا چندہ خریداری جلد از جلد ارسال فرمائیں۔ بصورت دیگر وہ پی بھجوائی جائے گی۔ (روزنامہ منیجر الفضل)

گورنمنٹ جامعہ نصرت میں مینا بازار

گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین میں مینا بازار کا انعقاد مورخہ 26 نومبر 2014ء کو صبح 10 بجے ہوگا۔ تمام سابقہ طالبات اور خواتین بچوں کے ہمراہ تشریف لائیں۔

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

## ہومیوپیتھی کی آمد

مکرم ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب مورخہ یکم تا 14 دسمبر 2014ء فضل عمر ہسپتال میں بطور وقف عارضی ہومیوپیتھی کریں گے۔ وہ ہومیوپیتھی اور آکوپنچر کے علاوہ جلدی امراض کے بھی ماہر ہیں۔

احباب و خواتین سے گزارش ہے کہ وہ اپنی جملہ تکالیف کے علاج کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنی رجسٹریشن / پرچی بنوا لیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹو فضل عمر ہسپتال ربوہ)

**The Vision of Tomorrow**  
**New Haven Public School**  
Multan Tel: 061-6779794, 061-6563536

**AHMAD MONEY CHANGER**  
We Deal in All Foreign Currencies  
You are always Wel come to:  
**PREMIER EXCHANGE CO. 'B' PVT. LTD** State Bank Licence No.11  
Director Ch. Aftab Ahmad, Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh  
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore  
Tel: 35757230, 35713728, 35713421, 35750480  
E-mail: premier\_exchange@yahoo.com Website: www.premierexchange.webs.com

**Study Abroad**  
Get Admission in Top Level Universities / Colleges / Schools in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Malaysia, Ireland, Holland & China.  
**IELTS™**  
Training & Testing Center  
Training By Qualified Teachers  
International College of Languages  
**ICOL**  
Visit / Settlement Abroad:  
→ Jalsa Visa  
→ Apool Cases  
→ Visit / Business Visa.  
→ Family Settlement Visa.  
→ Supper Visa for Canada.  
**Education Concern**  
67-C, Faisal Town, Lahore  
042-35162310 / 35177124 / 0302-8411770 / 0331-4482511  
www.educationconcern.com  
info@educationconcern.com  
Skype ID: counseling.educcon

**فاران ریسٹورنٹ لڈیو گھانے۔ عمدہ احوال**  
فاران ریسٹورنٹ اب صبح 10 بجے سے رات 10 بجے تک بغیر کسی وقفہ سے کھلا کرے گا۔ جس میں چکن کڑاہی، مشن کڑاہی، توفنی، وال ماش، چکن فرائیز رائس، ایک فرائیز رائس، چکن کارن سوپ، چکن تکہ چیل کباب، شامی کباب، جھلی اور کٹلس وغیرہ دستیاب ہوں گے۔ "فاران سٹیش" میں چکن مکھنی کڑاہی، چکن بون لیس مکھنی، چکن پیپہ جلی شامل ہیں۔ مختلف تقریبات کے لئے وسیع گراسی پلاٹ اور لڈیو کھانے آرنڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔  
فاران ریسٹورنٹ پر صبح 10 بجے سے چائے کے لوازمات بھی نہایت عمدہ اور تازہ مثلاً سینڈویچ، کٹلس، پکوڑے مہیا ہوں گے۔ شام کی چائے کا بھی اچھا انتظام ہے۔ دعوتوں اور پارٹیوں کا خصوصی انتظام کیا جاتا ہے۔  
مبشر مارکیٹ ریلوے روڈ فون: 0476213653  
دارالرحمت غربی ربوہ محمد اسلم: 0331-7729338

**STUDY IN GERMANY**  
Bachelor (with Foundation) & Master Degree Programmes Available  
**FREE DEGREE PROGRAMMES**  
Science | Engineering | Management  
Medicine | Economics | Humanities  
Get 18 Months Job Search Visa After Masters Degree & Even Work Allowed During Studies  
**APPLY NOW (Requirement)**  
- Intermediate with above 60%  
- A-Level Students  
- Bachelor Students with min 70%  
- Students awaiting result can also apply  
Consultancy+ Admission+Documentation  
Even after reaching Germany, pick up service from airport till University  
Please contact your Erfolg Team Consultants in Germany  
Office: +4979405035030, Fax: +4979405035031, Mob: +4917656433243  
Email: info@erfolgteam.com Skype: erfolgteam, Web: www.erfolgteam.com

ربوہ میں طلوع وغروب 25 نومبر  
طلوع فجر 5:19  
طلوع آفتاب 6:43  
زوال آفتاب 11:55  
غروب آفتاب 5:08

## ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

25 نومبر 2014ء

6:30 am حضور انور کا CBC Canada کے ساتھ انٹرویو  
8:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 6 فروری 2009ء  
9:55 am لقاء مع العرب  
12:00 pm گلشن وقف نو  
2:00 pm سوال و جواب 21 جون 1996ء  
4:10 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 21 نومبر 2014ء (سندھی ترجمہ)

**مکان فروخت برائے**  
گراؤنڈ فلور: ڈرائنگ روم، بیڈ روم، ہاتھ روم، بکن، ٹی وی لائونج، کیراج  
فرسٹ فلور: کمرہ مٹی، کچن، ہاتھ روم  
مکان نمبر 22/16 دارالنصر، سٹی ربوہ  
Mob: 0333-6719097 (ارضانی مرلہ)

**وردہ فیکٹری**  
پنے رنگوں کے ساتھ صرف اپنے ہی ڈیزائن کی (Top) نیز شارٹ کرتے انتہائی مناسب ریٹ میں حاصل کریں۔  
چیچہ مارکیٹ بالمقابل ایڈوائس بینک اقصیٰ روڈ ربوہ  
0333-6711362

**قابل علاج امراض**  
ہیپاٹائٹس۔ شوگر۔ بلڈ پریشر  
الحمد ہومیوپیتھی اینڈ سٹورز (ایم۔ اے۔)  
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ فون: 047-6211510  
0344-7801578

**خدا کے فضل و رحم کے ساتھ**  
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا  
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن  
**گولڈ پیلس چیمبرز**  
بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ  
03000660784  
047-6215522

**FR-10**